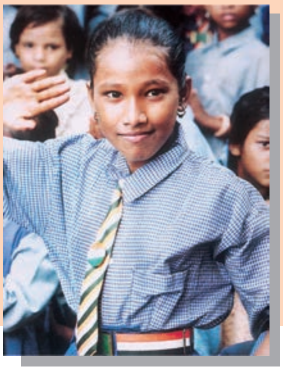
4620CH07

باب 7
اشوک، ایک ایسا حکمراں جس نے جنگ کو ترک کر دیا



روشن کے روپے

سالگرہ کے موقعہ پر روشن کو دادا سے کڑک نوٹ ملے۔ اس نے انھیں اپنے ہاتھ کی مٹھی میں دبا کر رکھا تھا۔ اس کی ایک کیسیٹ خریدنے کی دلی خواہش تھی لیکن ساتھ ہی وہ بالکل نئے کھڑکھڑاتے نوٹوں کو چھو کر محسوس بھی کرنا چاہتی تھی۔ اس نے غور کیا کہ تمام نوٹوں پر دائیں جانب گاندھی جی کا مسکراتا ہوا چہرہ بنا ہوا ہے اور بائیں جانب چھوٹے چھوٹے شیر چھپے ہوئے ہیں۔ اس نے سوچا آخر یہاں شیروں کی تصویر کیوں بنی ہے؟

ایک بہت بڑی حکومت = ایک سلطنت



ہم جن شیروں کی تصویر روپے پیسوں پر دیکھتے ہیں ان کی ایک لمبی تاریخ ہے۔ انھیں پتھروں کو تراش کر بنایا گیا اور پھر انھیں سارناتھ میں ایک وسیع کھمبے پر لگا دیا گیا (اس کے بارے میں تم نے باب 6 میں پڑھا ہے)۔

اشوک تاریخ کے عظیم ترین حکمرانوں میں سے ایک تھا۔ اس کی ہدایت کے مطابق اس طرح کے متعدد کھمبوں اور پتھروں پر ان احکامات اور اطلاعات کو کندہ کیا گیا تھا۔ اس سے قبل کہ ہم یہ معلوم کریں کہ ان تحریروں میں کیا لکھا ہے، چلو یہ ذہن نشین کرنے کی کوشش کریں کہ ان کی حکومت کو سلطنت کیوں کہا جاتا ہے۔

اشوک جس سلطنت پر حکومت کرتا تھا اس کی بنیاد اس کے دادا چندرگپت موریہ نے تقریباً 2300 سال قبل ڈالی تھی۔ چانکیہ یا کوٹلیہ نامی ایک دانش مند شخص نے چندرگپت کی مدد کی تھی۔ چانکیہ کے بیشتر خیالات ہمیں ''ارتھ شاستر'' نام کی کتاب میں درج ملتے ہیں۔

سلطنت میں متعدد شہر تھے (نقشہ میں انھیں سیاہ نقطوں سے دکھایا گیا ہے)۔ اس میں سلطنت کا دارالحکومت پاٹلی پتر، اُجّین اور تکشلا جیسے شہر شامل تھے۔ تکشلا شمال مغرب

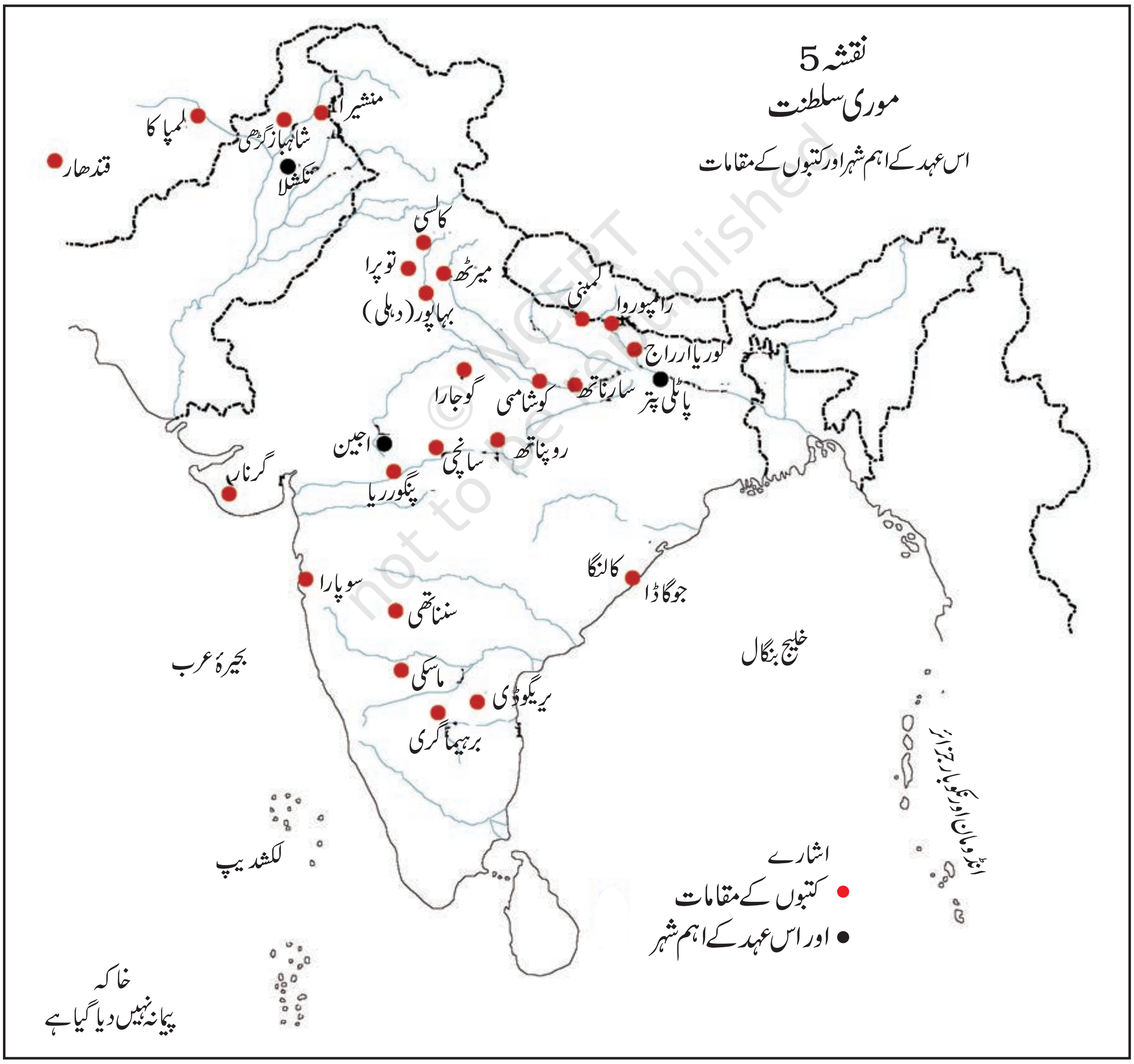
خاندان

جب ایک ہی کنبہ کے افراد ایک کے بعد ایک حکمراں بنتے ہیں تو انھیں ایک ہی خاندان کا کہا جاتا ہے۔ موریہ خاندان میں تین اہم حکمراں ہوئے ہیں— چندر گپت، اس کا بیٹا بندوسار اور بندوسار کا بیٹا، اشوک۔

اور وسط ایشیا کے لیے آمدورفت کا راستہ تھا۔ دوسری جانب اجین جنوب سے شمالی ہند جانے والی شاہراہ پر واقع تھا۔ غالبًا شہروں میں تاجر، سرکاری عہدیدار اور دست کار رہتے تھے۔

سلطنت کے بہت بڑے علاقے میں کسانوں اور مویشی پالنے والوں کے گاؤں بسے ہوئے تھے۔ وسطی ہندوستان جیسے علاقوں کا زیادہ تر حصّہ جنگلوں سے پُر تھا۔ وہاں پر لوگ پھل پھول جمع کرتے اور جانوروں کا شکار کر کے گزر بسر کرتے تھے۔ سلطنت کے مختلف علاقوں میں لوگ مختلف زبانیں بولتے تھے اور غالبًا وہ لوگ کھانا بھی مختلف قسم کا کھاتے تھے اور مختلف قسم کے کپڑے پہنتے تھے۔

وہ مقامات جہاں اشوک کے کتبے ملے ہیں۔ انھیں لال نقطوں سے واضح کیا گیا ہے۔ یہ تمام علاقے سلطنت کے اندر تھے۔ ان ممالک کے نام بتاؤ جہاں اشوک کے کتبے ملے ہیں۔ ہندوستان کی کون سی ریاستیں موریہ سلطنت کے باہر تھیں؟



2019-20

سلطنتیں حکومتوں سے کس طرح مختلف ہیں؟

- کیونکہ سلطنتیں حکومتوں سے بڑی ہوتی ہیں اور ان کی حفاظت کے لیے بڑی افواج کی ضرورت پیش آتی ہے لہٰذا شہنشاہوں کو راجاؤں کی بہ نسبت زیادہ وسائل کی ضرورت ہوتی ہے۔
- اسی لیے ان کو ایک بڑے انتظامی عملہ کی ضرورت ہوتی ہے جو ٹیکس وصول کرتے تھے۔

سلطنت کا نظام

چونکہ موریہ سلطنت بہت بڑی تھی لہٰذا مختلف حصّوں پر مختلف انداز میں حکومت کی جاتی تھی۔ پاٹلی پتر اور اس کے اطراف کے علاقوں پر شہنشاہ کا براہ راست اختیار و اقتدار تھا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس علاقے کے گاؤں اور شہروں کے کاشت کاروں، مویشی پالنے والوں، دست کاروں اور تاجروں سے ٹیکس جمع کرنے کے لیے بادشاہ سرکاری افسروں کی تقرری کرتا تھا۔ جو بادشاہ کے حکم کی تعمیل نہیں کرتے تھے افسران ان کو سزا بھی دیتے تھے۔ ان میں سے اکثر افسروں کو تنخواہ بھی دی جاتی تھی۔ پیغام رساں ایک مقام سے دوسرے مقام تک گھومتے رہتے تھے اور بادشاہ کے جاسوس، افسران کی کارگزاری پر نظر رکھتے تھے۔ ان سب کے اوپر شہنشاہ خود تھا جو شاہی گھرانے اور اعلیٰ وزراء کی مدد سے سب پر کنٹرول رکھتا تھا۔

موریہ سلطنت کے اندر کئی چھوٹے چھوٹے صوبے تھے۔ ان پر تکشلا یا اجّین جیسی صوبائی دارالحکومتوں کے ذریعے حکومت کی جاتی تھی۔ کچھ حد تک پاٹلی پتر سے ان علاقوں پر کنٹرول رکھا جاتا تھا اور اکثر شہزادوں کو وہاں کا گورنر بنا کر بھیجا جاتا تھا۔ لیکن ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ان مقامات پر مقامی روایات اور قوانین کو ہی تسلیم کیا جاتا تھا۔

صوبائی مراکز کے درمیان وسیع علاقے تھے۔ ان کے علاقوں میں موریہ حکمراں محض سڑکوں اور شاہراؤں اور دریاؤں پر کنٹرول قائم کرنے کی کوشش کرتے تھے جو کہ آمد و رفت کے نقطۂ نظر سے اہم تھے۔ یہاں سے انھیں جو بھی وسائل اور ٹیکس بطور عطیہ حاصل ہوتے انھیں جمع کیا جاتا تھا۔ مثال کے طور پر ارتھ شاستر میں یہ لکھا ہے کہ شمال مغرب کمبل اور جنوبی ہندوستان سونے اور قیمتی پتھروں کے لیے مشہور تھا۔ ممکن ہے کہ وسائل نذرانے کی شکل میں جمع کیے جاتے ہوں گے۔

نذرانہ

جہاں ٹیکس باضابطہ طور پر جمع کیے جاتے تھے وہیں، نذرانہ غیر قانونی طریقے سے، جب بھی ممکن ہو جمع کیا جاتا تھا۔ ایسے نذرانے مختلف اشیا کی شکل میں اکثر ایسے لوگوں سے جمع کیے جاتے جو بخوشی انھیں ادا کرتے۔

جنگلات سے بھرے ہوئے علاقے بھی تھے وہاں رہنے والے لوگ کافی حد تک آزاد تھے۔ ان سے یہ امید کی جاتی تھی کہ وہ موریہ افسران کو ہاتھی، لکڑی، شہد اور موم جیسی اشیا فراہم کریں۔

شہنشاہ اور دارالحکومت

میگس تھینز چندر گپت کے دربار میں یونانی بادشاہ سلیوکس نِکیٹر کا سفیر تھا۔

میگس تھینز نے جو مشاہدہ کیا اس کو بیان کیا ہے۔ یہاں ہم اس کے بیان کا ایک اقتباس پیش کر رہے ہیں۔

''ایسے مواقع پر جب شہنشاہ عوام کے سامنے آتے ہیں تو عظیم الشان جشن منایا جاتا ہے۔ انھیں ایک سونے کی پالکی میں لے جایا جاتا ہے۔ ان کا حفاظتی عملہ سونے اور چاندی سے مزین، ہاتھیوں پر سوار رہتا ہے۔ کچھ محافظ پیڑوں کو لے کر چلتے ہیں۔ ان پیڑوں پر چڑیاں اور سدھائے ہوئے طوطوں کا جھنڈ ہوتا ہے جو شہنشاہ کے اطراف اس کے سر کے چکر لگاتا رہتا ہے۔ راجہ عموماً ہتھیاروں سے لیس خواتین کے گھیرے میں رہتا ہے۔ وہ ہمیشہ اس بات سے خوف زدہ رہتے ہیں کہ کہیں کوئی اس کو قتل کرنے کی کوشش نہ کرے۔ ان کا کھانا کھانے سے پہلے مخصوص نوکر چکھتے ہیں۔ وہ متواتر دو راتیں ایک ہی کمرے میں نہیں سوتے تھے۔''

اور پاٹلی پتر (موجودہ پٹنہ) کے بارے میں اس نے لکھا:

یہ ایک بڑا اور خوبصورت شہر ہے۔ یہ ایک وسیع دیوار سے گھرا ہوا ہے جس میں 570 مینار اور 64 دروازے ہیں۔ دو منزلہ اور سہ منزلہ عمارتیں لکڑی اور کچی اینٹوں سے بنی ہوئی ہیں۔ بادشاہ کا محل بھی لکڑی سے بنا ہے جسے پتھر کی نقاشی سے مزیّن کیا گیا ہے۔ یہ چاروں طرف سے باغات اور چڑیوں کے لیے تعمیر کیے گئے بسیروں سے گھرا ہوا ہے۔''

راجہ کے کھانے کو اس کے خاص نوکر کھانے سے پہلے کیوں چکھتے تھے؟

پاٹلی پتر موہن جوداڑو سے کس طرح مختلف تھا؟ (اشارہ: باب 3 دیکھو)۔

اشوک، ایک منفرد حکمراں

اشوک موریہ خاندان کا سب سے مشہور حکمراں تھا۔ وہ ایسا پہلا حکمراں تھا جس نے کتبوں کے ذریعہ عوام تک اپنے پیغامات پہنچانے کی کوشش کی۔ اشوک کے زیادہ تر کتبے پراکرت زبان اور برہمی رسم الخط میں ہیں۔

اشوک کی کلنگ کی جنگ

کلنگ، ساحلی اڑیسہ کا قدیم نام ہے (نقشہ 5 صفحہ 64 دیکھو)۔ اشوک نے کلنگ کو فتح کرنے کے لیے جنگ لڑی، لیکن جنگ کے نتیجے میں ہوئے خون خرابے کو دیکھ کر اسے جنگ سے نفرت ہوگئی۔ اس نے فیصلہ کیا کہ وہ مستقبل میں کبھی بھی جنگ نہیں کرے گا۔ وہ دنیا کی تاریخ میں ایسا واحد حکمراں ہے جس نے فتح کے بعد مفتوحہ علاقوں کو واپس کر دیا۔

کلنگ کی جنگ کو بیان کرتے ہوئے اشوک کا کتبہ

اپنے ایک کتبے میں اشوک نے یہ بات کہی:

''راجہ بننے کے 8 سال گزرنے کے بعد میں نے کلنگ کو فتح کر لیا۔

تقریباً ڈیڑھ لاکھ افراد قیدی بنا لیے گئے۔ ایک لاکھ سے زیادہ افراد مارے گئے۔

اس سے مجھے بے حد صدمہ ہوا ہے۔ کیوں؟

جب کسی آزاد ملک کو فتح کیا جاتا ہے تو لاکھوں لوگوں کی جانیں تلف ہوتی ہیں اور بہت سے لوگ قیدی بنا لیے جاتے ہیں۔ اس میں برہمن اور راہب (رشی مُنی) بھی مارے جاتے ہیں۔

لوگ اپنے عزیز و اقارب اور دوستوں سے بہت محبت کرتے ہیں نیز غلاموں اور ملازمین کے تئیں ہمدردی رکھتے ہیں وہ بھی جنگ میں مارے جاتے ہیں یا اپنے عزیزوں کو گنوا دیتے ہیں۔

اس لیے مجھے پشیمانی ہو رہی ہے۔ اب میں نے دھم کو ماننے اور دوسروں کو اس کی تعلیم و تبلیغ کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔

میں تسلیم کرتا ہوں کہ دھم کے توسط سے لوگوں کا دل جیتنا زور زبردستی فتح پانے سے زیادہ بہتر ہے۔ میں یہ فرمان مستقبل کے لیے ایک پیغام کی صورت میں اس لیے کندہ کرا رہا ہوں کہ میرے بعد میرے بیٹے اور پوتے بھی جنگ نہ کریں۔

اس کے بجائے انھیں یہ سوچنا چاہیے کہ دھمّ (Dhamma) کو کس طرح فروغ دیا جائے۔

کلنگ کی جنگ میں جنگ کے تئیں اشوک کے نظریے میں کس طرح تبدیلی آئی؟

('دھمّ' سنسکرت اصطلاح دُھرم، کا پراکرت لفظ ہے۔)

اشوک کا مذہب کیا تھا؟

اشوک کے مذہب میں کسی دیوتا کی پرستش یا کسی رسومات کی ادائیگی کی ضرورت نہیں تھی۔ ان کا خیال تھا کہ جس طرح والدین اپنی اولاد کو اچھے برتاؤ کی تعلیم دیتے ہیں ویسے ہی یہ ان کا فرض تھا کہ اپنی رعایا کو احکامات دیں۔ وہ بدھ کی نصیحتوں سے بھی متاثر ہوا تھا۔

ایسے کئی مسائل تھے جن کے تئیں اس کے دل میں ہمدردی اور درد تھا۔ اس کی سلطنت میں مختلف مذاہب کو ماننے والے لوگ تھے اور ان میں اکثر اختلافات بھی ہوجایا کرتے تھے۔ جانوروں کی قربانی دی جاتی تھی غلاموں اور نوکروں کے ساتھ ظالمانہ برتاؤ کیا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ خاندان اور پڑوسیوں میں بھی باہمی اختلافات پیدا ہوجاتے تھے۔ اشوک نے یہ محسوس کیا کہ ان مسائل کا خاتمہ یا حل تلاش کرنا اس کا فرض ہے اس لیے اس نے دھمّ مہامات (Mahamatta) نام کے حکام کی تقرری کی جو جگہ جگہ دھم کی تعلیم دیتے تھے۔ اس کے علاوہ اشوک نے اپنے پیغامات چٹانوں اور ستونوں پر کندہ کرادیئے۔ افسران کو یہ حکم دیا کہ وہ راجہ کے پیغام کو ان لوگوں کو پڑھ کر سنائیں جو پڑھ نہیں سکتے تھے۔



رام پوروا سانڈ
نفیس پالش والے پتھر کے اس مجسمے کو دیکھو۔ یہ بہار کے رام پوروا میں دریافت ایک موریہ عہد کے ستون کا حصّہ ہے۔ فی الحال اسے راشٹر پتی بھون میں رکھا گیا ہے۔ یہ اس زمانے کے فن سنگتراشی کا بہترین نمونہ ہے۔

اشوک نے سیریا، مصر، یونان اور سری لنکا جیسے دیگر مقامات پر بھی دھمّ کے خیالات کی تبلیغ کے لیے پیغامبر روانہ کیے۔ نقشہ 6، صفحہ نمبر 80-81 پر اسے ڈھونڈنے اور پہچاننے کی کوشش کیجیے۔ اس نے سڑکیں بنوائیں، کنویں کھدوائے اور مسافر خانے تعمیر کرائے۔ اس کے علاوہ اس نے انسان اور جانور دونوں کے لیے طبی سہولیات فراہم کیں۔

اپنی رعایا کے لیے اشوک کے پیغامات

’’لوگ جب بیمار ہو جاتے ہیں، جب ان کے بچوں کے شادی بیاہ ہوتے ہیں، بچوں کی ولادت ہوتی ہے یا جب سفر پر روانہ ہوتے ہیں تب وہ طرح طرح کی مذہبی رسومات ادا کرتے ہیں۔

یہ رسومات کسی کام کی نہیں ہیں۔

اس کے بجائے لوگ اگر دوسری رسموں کو مانیں تو وہ ان کے لیے زیادہ کارآمد ثابت ہوں۔ یہ دیگر رسومات کیا ہیں؟

اپنے غلاموں اور نوکروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔

بزرگوں کی عزت واحترام کرنا۔

سبھی جان داروں پر رحم کرنا اور برہمنوں اور راہبوں کو عطیہ دینا۔‘‘

’’اپنے مذہب کی تعریف یا دوسرے مذہب کی برائی کرنا دونوں ہی باتیں غلط ہیں۔

ہر ایک کو ایک دوسرے کے مذہب کا احترام کرنا چاہیے۔ اگر کوئی اپنے مذہب کی تعریف اور دوسروں کے مذہب کی برائی کرتا ہے تو وہ حقیقت میں اپنے مذہب کو زیادہ نقصان پہنچا رہا ہے۔

اس لیے ہر ایک کو دوسرے مذاہب کے عقیدوں کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہوئے اس کا احترام کرنا چاہیے۔‘‘

ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے لکھا ہے ’’ان کے مذہبی احکامات آج بھی ہم سے ایک ایسی زبان میں بات کرتے ہیں جنہیں ہم سمجھ سکتے ہیں اور جن سے ہم بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔‘‘

اشوک کے پیغامات کے ان حصوں کی شناخت کیجیے جو موجودہ دور سے ہم آہنگ ہیں۔

نیچے: برہمی رسم الخط

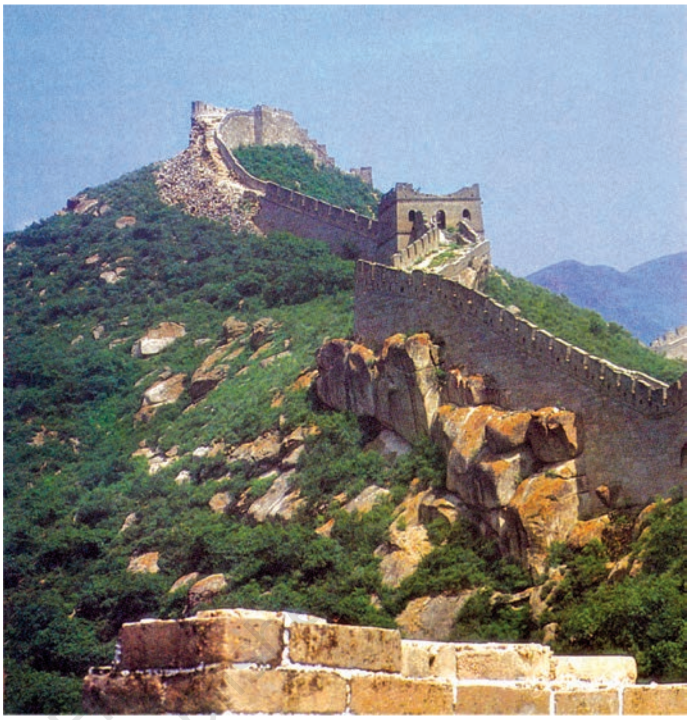
جدید ہندوستان کی زیادہ تر تحریریں گزشتہ سینکڑوں برسوں کے دوران برہمی رسم الخط سے پیدا ہوئی ہیں۔

یہاں آپ ’अ‘ حرف کو مختلف شکلوں میں الگ الگ زبانوں کی تحریر میں دیکھ سکتے ہیں۔



ابتدائی برہمی | (ہندی) دیوناگری | بنگلا | ملیالم | تامل

کہیں اور



موریہ سلطنت کے عروج سے کچھ عرصے پہلے تقریباً 2400 سال قبل چین میں شہنشاہوں نے ایک وسیع دیوار کی تعمیر کا آغاز کیا۔

اس کو بنانے کا مقصد شمالی سرحد کو راعیا لوگوں سے محفوظ رکھنا تھا۔ آئندہ 2000 سال تک اس دیوار کا تعمیراتی کام چلتا رہا کیونکہ سلطنت کی سرحدیں تبدیل ہوتی رہیں۔ یہ دیوار تقریباً 6400 کلومیٹر لمبی ہے اور پتھر اور اینٹ سے بنی ہے، اس کی اوپری سطح سڑک کی مانند چوڑی ہے۔ اس دیوار کو بنانے کے لیے ہزاروں لوگوں کو کام کرنا پڑا۔ ہر 100-200 میٹر کے فاصلے پر واچ ٹاور (چوکیداری کے لیے اونچے کمرے) بنے ہوئے ہیں۔

ہمسایہ ملکوں کے تئیں اشوک کا رویّہ چینی شہنشاہوں سے کس طرح مختلف تھا؟

تصور کرو

تم کلنگ میں رہتے ہو اور تمہارے والدین کو جنگ میں کافی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ ابھی ابھی اشوک کے پیغام رساں دھم سے متعلق نئے خیالات کو لے کر آئے ہیں۔ ان کے اور اپنے والدین کے مابین ہونے والے مکالمے کو بیان کرو۔



آؤ یاد کریں

1۔ موریہ سلطنت میں رہنے والے لوگ جن پیشوں کو اپناتے تھے اس کی فہرست بناؤ۔

2۔ مندرجہ ذیل جملوں کو مکمل کرو۔

(a) جہاں پر شہنشاہوں کی براہ راست حکومت تھی وہاں افسران ________ وصول کرتے تھے۔

(b) شہزادوں کو اکثر صوبوں میں ____________ کے طور پر بھیجا جاتا تھا۔

(c) موریہ حکّام آمدورفت کے نقطہ نظر سے اہم ____________ اور ____________ پر کنٹرول کرنے کی کوشش کرتے تھے۔

(d) جنگلاتی علاقوں میں رہنے والے لوگ موریہ افسران کو ____________ دیتے تھے۔

3۔ صحیح یا غلط بتاؤ:

(a) اُجّین شمال مغرب کی طرف آمدورفت کا راستہ تھا۔

(b) موجودہ پاکستان اور افغانستان کے علاقے موریہ سلطنت کے اندر تھے۔

(c) چندرگپت کے خیالات 'ارتھ شاستر' میں مرقوم ہیں۔

(d) کلنگ بنگال کا قدیم نام تھا۔

(e) اشوک کے زیادہ تر کتبے براہمی رسم الخط میں ہی ہیں۔

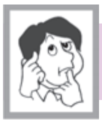


آؤ گفتگو کریں

4۔ ان مسائل کی فہرست مرتب کرو جن کا حل اشوک دھم کے ذریعہ نکالنا چاہتا تھا۔

5۔ دھم کے فروغ و تبلیغ کے لیے اشوک نے کن وسائل کا استعمال کیا؟

6۔ تمہارے خیال میں غلاموں اور نوکروں کے ساتھ برا سلوک کیوں کیا جاتا ہوگا؟ کیا تمہیں محسوس ہوتا ہے کہ شہنشاہ کے احکام سے ان کی حالت میں سدھار آیا ہوگا؟ اپنے جواب کے لیے وجوہات بتاؤ۔



آؤ کر کے دیکھیں

7۔ روشن کو یہ سمجھاتے ہوئے کہ ہمارے روپے پر شیر کیوں دکھائے گئے ہیں ایک پیراگراف لکھو۔ کم از کم ایسی ہی ایک اور چیز کا ذکر کرو جس پر ان شیروں کی تصاویر بنی ہوں۔

8۔ فرض کرو کہ تمہیں اپنے چار احکامات جاری کرنے کا اختیار ہوتا تو تم کون سے چار احکامات جاری کرتے؟

کلیدی الفاظ

سلطنت

دارالحکومت

صوبہ

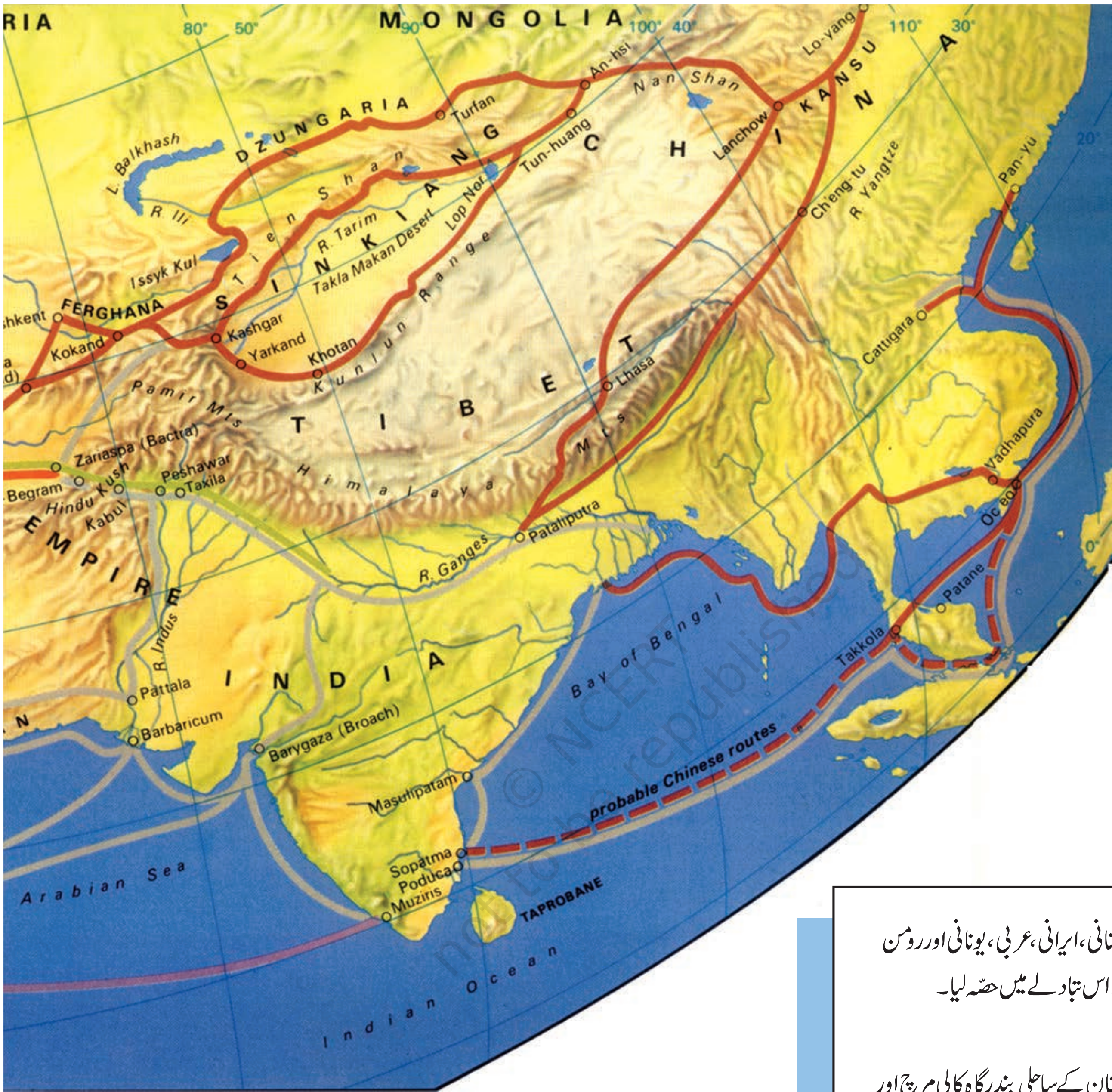
دھم

پیغام رساں

عہدیدار

کچھ اہم تاریخیں

- موریہ سلطنت کی ابتدا (2300 سال قبل)



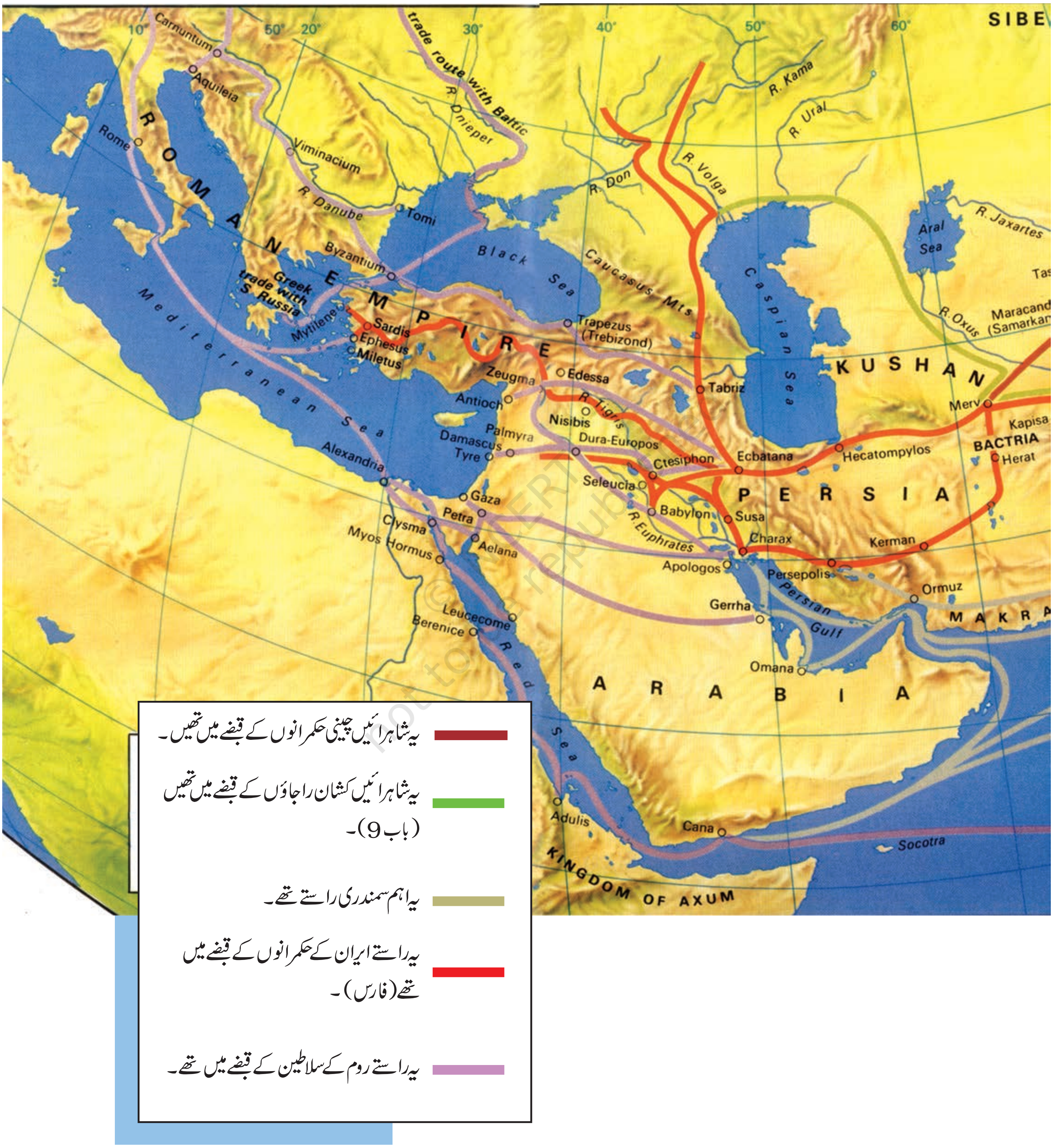
چینی، ہندوستانی، ایرانی، عربی، یونانی اور رومن تاجروں نے اس تبادلے میں حصّہ لیا۔

جنوبی ہندوستان کے ساحلی بندرگاہ کالی مرچ اور دیگر مصالحوں کی برآمد کے نقطۂ نظر سے بہت اہم تھے۔

نقشہ میں پوڈوکا (جنوبی ہند) تلاش کرو۔ یہ اریکا میڈو (باب 8) کا رومن نام ہے۔

عالمی تاریخ کے ٹائیمز ایٹلس پر مبنی (مدیر جعفری بارہ کلاؤ) ہارمنڈ کمپنی نیوجرسی 1986، پی پی 71-70

نقشہ 6
اہم تجارتی راستے دکھاتے ہوئے جس میں ''سلک روٹ'' بھی شامل ہے



آگے کی بات


ہندو یونان کا سکہ

تقریباً 2200 سال قبل موریہ سلطنت کا زوال ہو گیا۔ اس کی جگہ پر (ساتھ ہی دیگر مقامات پر بھی) کئی نئی سلطنتیں ابھر کر آئیں۔ شمال مغرب اور جنوبی ہندوستان کے کچھ حصّوں میں تقریباً سو برسوں تک ہندو یونانی حکمرانوں کی حکومت رہی۔ ان کے بعد مغربی شمال، مشرقی اور مغربی ہندوستان پر شک نامی وسط ایشیائی لوگوں کی حکومت قائم ہوئی۔ ان میں سے کچھ حکومتیں تقریباً 500 برس تک قائم رہیں جب تک کہ شک حکمرانوں کو گپتا حکمرانوں سے شکست نہیں حاصل ہوئی (باب 10)۔ شکوں کے بعد کشانوں (تقریباً 2000 سال قبل) کی حکومت قائم ہوئی۔ باب 9 میں تم کشانوں کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرو گے۔


کشان کا سکہ

جنوب اور وسط ہندوستان کے کچھ علاقوں میں موریہ سپہ سالار پشیہ متر شنگ (Pushyamitra Shungas) نے ایک حکومت قائم کی۔ شنگوں کے بعد کنو (Kanvas) اور دیگر خاندانوں کی حکومت اس وقت تک برقرار رہی جب تک کہ تقریباً 1700 سال قبل گپتا سلطنت کا قیام عمل میں نہیں آ گیا۔

ہم نے دیکھا کہ مغربی ہندوستان کے چند حصّوں میں شکوں کی حکومت تھی۔ یہاں مغربی ہندوستان اور وسط ہندوستان پر حکومت کر رہے۔ ست واہن حکمرانوں کے ساتھ ان کی کئی جنگیں ہوئیں۔ تقریباً 2100 سال قبل قائم شدہ ست واہن حکومت تقریباً 400 سال تک برقرار رہی۔ تقریباً 1700 سال قبل وسط اور مغربی ہندوستان میں واک ٹاک حکومت کا قیام ہوا۔


شک کا سکہ

جنوبی ہند وستان میں 2200 سے 1800 سال قبل کے درمیان چولا، چیروں (Cheras) اور پانڈیوں نے حکومت کی۔ تقریباً 1500 سال قبل پلّوؤں اور چالکیوں کی دو بڑی حکومتوں کا قیام ہوا۔


ست واہن کا سکہ

اس کے علاوہ اور بھی کئی حکومتیں اور بادشاہ تھے۔ ان کے متعلق ہمیں ان کے سکّوں، دستاویزوں اور کتابوں سے معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ ان سب کے ساتھ ساتھ بہت سی ایسی تبدیلیاں بھی رونما ہو رہی تھیں جن میں عام عورتوں اور مردوں کا زبردست ہاتھ تھا۔ ان میں کاشت کاری کا فروغ، نئے شہروں کا ارتقا، تجارت اور صنعت میں ترقی تھی۔ تاجروں نے جہاں برصغیر کے اندر اور باہر برّی راستوں کی تلاش کی وہیں مغربی ایشیا، مشرقی افریقہ اور جنوب مشرقی ایشیا (نقشہ 6 دیکھو) کے بحری راستے بھی کھلے۔ مندروں استوپوں اور دیگر اور عمارتوں کی تعمیر ہوئی: کتابیں لکھی گئیں، ساتھ ہی سائنسی کھوجیں بھی ہوئیں۔ یہ ساری باتیں بہ یک وقت ہو رہی تھیں۔ اس کتاب کے باقی حصّوں کا مطالعہ کرتے وقت تم ان باتوں کو ذہن میں رکھنا۔